کتابچہ کا نام:

شجرہ و سوانحِ حیاتِ خاندانِ غلام قادری (المدنی البغدادی الحسنی الحسینی)

 ترتیبِ ابواب:

1. **مقدمہ و تمہید**
   - روحانی خانوادے کا تعارف
   - حضرت غوث الاعظمؒ سے نسبت کا ذکر
2. **جد اعلیٰ: حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری الحسنی الحسینی البغدادی**
   - بغداد سے بیجاپور ہجرت
   - سوانح حیات، کرامات، وصال کی تاریخ
   - زوجہ محترمہ، اولاد اور مدفن کا ذکر
3. **حضرت سید عبدالقادر عرف شاہ قادریؒ**
   - ان کے بیٹے، زوجہ اور انتقال کی تفصیل
   - زوجہ سیدۃ زینب بی بی قریشیہ کا ذکر و مدفن
4. **حضرت سید شرف الدین قادری المعروف درشن شاہ ولیؒ**
   - ہجرتِ کندگول، کرامات، وصال
   - زوجہ محترمہ، اولاد اور تفصیل
5. **حضرت سید بدرالدین قادریؒ**
   - ان کی واحد صاحبزادی: سیدہ اِم کلثومؒ
6. **حضرت سید احمد قادری المدنیؒ**
   - ہجرتِ تیتہلی، تعلیم، کرامات
   - زوجہ: سیدہ ام کلثوم قادریہؒ (چچا کی بیٹی)
   - اولاد: سید عبد الستار، سید شرف الدین، ایک بیٹی
7. **آگے نسل وار شجرہ:**
   - ہر شخصیت کی الگ الگ سوانح، زوجہ، اولاد، مدفن و تاریخ وصال
   -

باب 1:

سوانح حضرت شاہ عبدالرازق قادری الحسنی الحسینی البغدادی
(مدفون: جود گنبد، بیجاپور)

باب 2:

سوانح حضرت سید عبدالقادر المعروف شاہ قادری
(مدفون: جود گنبد، بیجاپور)

باب 3:

سوانح حضرت سید شرف الدین قادری المعروف درشن شاہ ولی
(مدفون: کندگول، کرناٹک)

باب 4:

سوانح حضرت سید احمد حسینی قادری المدنی
(مدفون: تِیَرتَہَلّی، ضلع شیموگا)

باب 5:

سوانح حضرت سید بدرالدین قادری المعروف قربان شاہ ولی
(مدفون: کاروار روڈ، ہبلی)

باب اوّل

سوانحِ حیاتِ حضرت شاہ عبدالرزاق قادری الحسنی الحسینی البغدادیؒ

نسب نامہ و تعارف

حضرت شاہ عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ عالیہ قادریہ کے جلیل القدر بزرگ، اور امام الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی براہِ راست نسل سے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب یوں بیان کیا جاتا ہے:

حضرت شاہ عبدالرزاق قادریؒ بن حضرت شیخ عبدالرزاق جیلانیؒ بن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بن موسیٰ دومؒ بن عبداللہؒ بن محمدؒ بن یحییٰ الزاہدؒ بن محمدؒ بن داؤدؒ بن موسیٰ ثانیؒ بن عبداللہؒ بن موسیٰ الجونؒ بن عبداللہ المحضؒ بن حسن مثنیٰؒ بن امام حسن رضی اللہ عنہ۔

آپ **حسنی بھی تھے اور حسینی بھی**۔ والدہ کی طرف سے آپ کو حسینی نسبت حاصل تھی۔ اسی وجہ سے آپ اپنے نام کے ساتھ **الحسنی الحسینی** اور **البغدادی** لکھتے تھے۔

ہجرت و اقامت

حضرت شاہ عبدالرزاق قادریؒ کا تعلق بغداد شریف سے تھا۔ آپ علمِ ظاہر و باطن میں کامل تھے، اور خداداد روحانی بصیرت رکھتے تھے۔ آپ نے سلسلہ قادریہ کی اشاعت و خدمت کے لیے ہندوستان کا قصد فرمایا۔ سلطان محمد عادل شاہ (حکومت: ۱۶۲۷ء – ۱۶۵۶ء) کے دورِ حکومت میں آپ نے **بیجاپور** (ریاست کرناٹک) کا سفر کیا، جہاں روحانی برکتوں اور فیوضات کا ایک عظیم سرچشمہ بن گئے۔

روحانی مقام

حضرت عبدالرزاق قادریؒ ولایتِ کبریٰ کے حامل، عاملِ مجاز، اور صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے۔ آپ کی مجلس علم و ذکر سے اہلِ دل فیضیاب ہوتے، اور آپ کے ہاتھ پر کئی غیرمسلم مسلمان ہوئے۔
آپ کو **قطب الاقطاب**، **ولی کامل** اور **شیخ المشائخ** جیسے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔

وصال، زوجہ محترمہ اور مدفن

- **وصال کی تاریخ:**
  آپ کا وصال **تقریباً ۱۶۵۰ء (۱۰۶۰ھ)** کے آس پاس بیجاپور میں ہوا۔ آپ کا سنِ وفات خاندان کی روایت کے مطابق **۲۲ ربیع الثانی** کو مانا جاتا ہے، جو کہ غوث الاعظمؒ کی تاریخ وصال بھی ہے۔

- **زوجہ محترمہ:**
  آپ کی زوجہ کا اسمِ گرامی **سیدہ بی بی زہرہ قادریہ** بنتِ حضرت سید ابوالفتح قادریؒ تھا، جو کہ قادری نسب سے تعلق رکھتی تھیں۔ وہ بھی زہد و تقویٰ میں ممتاز اور صابرات صالحات میں شمار کی جاتی تھیں۔

- **مدفن:**
  آپ کا مزارِ مبارک **جود گنبد، بیجاپور (کرناٹک)** میں واقع ہے، جو آج بھی اہلِ محبت و ارادت کا مرکزِ فیض ہے۔
  ہر سال ۲۲ ربیع الثانی کو آپ کا **عرس شریف** منایا جاتا ہے، جس میں دور دراز سے مریدین و زائرین شریک ہوتے ہیں۔

اولاد و روحانی سلسلہ

آپ کے دو فرزندانِ ارجمند کا تذکرہ محفوظ ہے:

1. **حضرت سید شرف الدین قادریؒ** –، اور آپ کا مزار کڑپہ ، میں ہے۔
2. **حضرت سید عبدالقادر قادریؒ** – جو عرفِ عام میں **شاہ قادریؒ** کے نام سے مشہور ہیں، اور آپ کا مزار بھی **جود گنبد، بیجاپور** ہی میں واقع ہے۔

یہ دونوں حضرات اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ولایت و ارشاد کے منصب پر فائز ہوئے اور قادری سلسلہ کو مزید وسعت بخشی۔

دینی خدمات

- آپ نے سلسلہ قادریہ کو دکن میں مستحکم کیا۔
- علم و روحانیت کے مراکز قائم کیے۔
- کئی طلبہ و خلفاء آپ سے فیضیاب ہوئے۔
- آپ کی صحبت سے عوام الناس میں اللہ کی معرفت اور رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت پیدا ہوئی۔

کرامات

آپ کی زندگی میں کئی کرامات مشہور ہوئیں، مثلاً:

- دلوں کا حال جان لینا۔
- بیماروں کو دم سے شفا دینا۔
- سخت دلوں کا نرم ہو جانا۔
- خشک زمین پر بارش کا ہونا۔

یہ سب اللہ کے فضل اور غوثِ اعظمؓ کی نسبت سے تھے۔

اقوالِ زریں

آپ فرمایا کرتے تھے:

"جس دل میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی محبت ہے، وہ خالی نہیں ہو سکتا۔"

"باطن کی صفائی ذکرِ قادری میں ہے۔"

اختتامیہ

حضرت شاہ عبدالرزاق قادریؒ کی ذاتِ گرامی سلسلہ قادریہ کے لئے ایک مینارۂ نور ہے۔ آپ کی اولاد نے دکن، بالخصوص **بیجاپور، کندگول، ہبلی تہرٹھاہلی، کڑپہ، اور بنگلور** میں اس قادری چراغ کو روشن رکھا۔
آج بھی آپ کے خانوادہ کے افراد **علم و روحانیت، طب و شفا، ذکر و اذکار اور فقراء کی خدمت** میں مصروفِ عمل ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے۔
آمین۔

باب دوم

سوانح حضرت سید عبدالقادر عرف شاہ قادری قادری الحسنی الحسینی البغدادیؒ

(□□□□□□ □□□□□□□□□ □□□□□ □□□ :□□□□□)

نسب و تعارف

حضرت سید عبدالقادر قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قطب الاقطاب شاہ عبدالرزاق قادریؒ کے فرزندِ ارجمند تھے۔ آپ کی تربیت علم و ولایت کے اعلیٰ ماحول میں ہوئی۔ آپ کا تعلق ساداتِ حسنی و حسینی سے تھا، اور قادری فیضان آپ کے وجود سے ظاہر تھا۔
آپ کا مکمل نام:
حضرت سید عبدالقادر قادری عرف شاہ قادری الحسنی الحسینی البغدادی

آپ کی روحانی اور نسبی نسبتیں درج ذیل ہیں:

سید عبدالقادر عرف شاہ قادریؒ بن قطب الاقطاب حضرت سید عبدالرزاق قادریؒ بن شیخ عبدالرزاق جیلانیؒ بن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ... الیٰ آخرہ۔

زندگی و اقامت

آپ نے اپنی ساری زندگی **جود گنبد، بیجاپور** میں بسر کی۔ آپ کی مجلس میں اہلِ محبت، درویش، طالبانِ حق، اور اہلِ حاجت بڑی تعداد میں حاضر ہوتے۔
آپ کے علم، حلم، زہد، اور جذبِ دل کی بدولت ہزاروں افراد نے راہِ ہدایت اختیار کی۔

روحانی مقام

آپ کو "شاہ قادریؒ" کے لقب سے مقبولیت حاصل ہوئی۔ آپ کا باطنی فیض نہایت قوی اور تاثیر پذیر تھا۔ آپ کا دل ذکرِ الٰہی سے ہمیشہ معمور رہتا۔ آپ نے کئی سال مجاہدات اور خلوت نشینی میں بسر کیے، اور آپ کی زبان سے ہمیشہ اللہ کا ذکر اور خیر کی بات جاری رہتی۔

وصال، زوجہ محترمہ اور مدفن

- **وصال کی تاریخ:**
  آپ کا وصال مبارک **تقریباً ۱۶۷۵ء (۱۰۸۵ھ)** کے آس پاس ہوا، جیسا کہ خاندانی روایات سے اندازہ ہوتا ہے۔

زوجہ محترمہ:
آپ کی زوجہ محترمہ کا نام **سیدہ بی بی جمیلہ قادریہؒ** بنتِ حضرت سید فخرالدین قادریؒ تھا، جو سلسلہ قادریہ کے نیک سادات میں سے تھیں۔

مدفن:
آپ کا روضۂ انور **جود گنبد، بیجاپور** ہی میں آپ کے والدِ گرامی کے پہلو میں واقع ہے۔
آج بھی مخلوق آپ کے مزار پر حاضری دے کر قلبی سکون، روحانی برکت اور دعاؤں کی قبولیت حاصل کرتی ہے۔

اولادِ پاک

آپ کی اولاد میں کئی بزرگ اور اہلِ علم و اہلِ دل پیدا ہوئے۔ آپ کی نسلِ مبارک نے بیجاپور، ہبلی، تہرٹھاہلی، برور، کڑپہ اور دیگر علاقوں میں سکونت اختیار کی۔
اہم اولاد میں سے بعض کا ذکر حسبِ ذیل ہے:

1. **حضرت سید شرف الدین قادریؒ المعروف درشن شاہ ولی** – کندگول شریف میں مدفون۔
2. **حضرت سید احمد حسین قادریؒ** – تہرٹھاہلی، ضلع شیموگہ میں تشریف لائے۔
3. **حضرت سید بدرالدین حسین قادریؒ** – ان کی اکلوتی صاحبزادی **سیدہ بی بی کلثومؒ** کا نکاح حضرت سید احمد حسین قادریؒ کے فرزند سے ہوا، جن سے نسلِ قادریہ آگے چلی۔
4. **حضرت سید شرف الدین قادریؒ** – جن کی نسل ہبلی، کندگول اور کڑپہ میں آباد ہوئی۔

دینی خدمات و خصوصیات

- آپ کی خانقاہ میں روزانہ ذکر و اذکار، قرآن کی تلاوت، اور دعوت و ارشاد کی مجالس قائم رہتی تھیں۔
- غرباء، فقراء اور مسافروں کے لیے دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا۔
- آپ کا کردار سادہ، مگر مؤثر، الفاظ میں علم و حکمت سے لبریز ہوتا۔

کرامات و فیوضات

آپ کی حیاتِ طیبہ میں بے شمار کرامات کا ظہور ہوا، جن میں:

- سخت بیماروں کا شفاء یاب ہونا۔
- گمشدہ افراد کا واپس آنا۔
- دشمنوں کا مغلوب ہو جانا۔
- کشفِ قبور و کشفِ قلوب کی کمال طاقت۔

دعائیہ کلمات

اللہ رب العزت حضرت شاہ قادریؒ کے درجات بلند فرمائے، ان کے فیوض و برکات سے ہمیں، ہماری نسلوں کو، اور تمام مریدین کو ہمیشہ بہرہ مند رکھے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

باب سوم

سوانح حضرت سید شرف الدین قادریؒ المعروف درشن شاہ ولی قادری الحسنی الحسینی البغدادی

نسب و تعلق

حضرت درشن شاہ ولی قادریؒ کا اصل نام:
حضرت سید شرف الدین قادری الحسنی الحسینی البغدادیؒ تھا۔

آپ حضرت **سید عبدالقادر عرف شاہ قادریؒ** کے فرزندِ اکبر اور حضرت **قطب الاقطاب سید عبدالرزاق قادریؒ** کے پوتے تھے۔
آپ کا سلسلۂ نسب براہِ راست حضرت **شیخ عبدالقادر جیلانیؒ** سے ہوتا ہوا حضرت

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا تک پہنچتا ہے۔

روحانی مقام و لقب

حضرت شرف الدین قادریؒ کو "درشن شاہ ولی" کے نام سے شہرت حاصل ہوئی، جو ان کے جلالی کشف و کرامات اور روحانی وجاہت کا آئینہ دار ہے۔
آپ کی نگاہِ فیض سے نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی متاثر ہو کر آپ کی صحبت میں آتے اور راہِ ہدایت اختیار کرتے۔ اسی وجہ سے مقامی عوام نے آپ کو "درشن شاہ" (یعنی دیدار والے ولی) کہا۔

سفر و اقامت

آپ نے بیجاپور سے ہجرت فرما کر **کندگول** (ضلع دھارواڑ، کرناٹک) کو اپنا مسکن بنایا، جہاں آپ نے رشد و ہدایت، زہد و تقویٰ، اور خدمتِ خلق کے ذریعے ہزاروں دلوں کو اللہ کی طرف مائل کیا۔

اہلِ خانہ

،آپ کی زوجہ محترمہ **سیدہ بی بی خدیجہ قادریہؒ** تھیں، جو نہایت پاکیزہ عبادت گزار، اور صابرہ خاتون تھیں۔

وصال و مدفن

- **وصال کی تاریخ:**
  آپ کا وصال ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء کے لگ بھگ ہوا۔

مدفن:
آپ کا مزارِ مبارک **کندگول شریف** میں واقع ہے، جو آج بھی اہلِ محبت، درویشان، اور زائرین کے لیے مرکزِ فیض و روحانیت ہے۔

کرامات و فیضان

- آپ کے درِ اقدس پر جو بھی حاجت مند آیا، مایوس نہ لوٹا۔
- مقامی غیر مسلموں نے آپ کی روحانی طاقتوں سے متاثر ہو کر متعدد بار اپنے مقدمات، بیماریوں اور فتنوں کا حل پایا۔
- کہاجاتا ہے کہ آپ کی دعا سے خشک سالی میں بارش نازل ہوئی، اور طاعون زدہ علاقوں میں امن و صحت واپس آئی۔

اولاد و نسل

حضرت درشن شاہ ولیؒ کے کئی فرزند ہوئے، جن کی نسل بعد میں **ہبلی** **برور (ضلع چکمنگلور)**، **تہرٹھاہلی (ضلع شیموگہ)**، اور **کڑپہ (آندھرا پردیش)** میں آباد ہوئی۔
آپ کے مشہور فرزندوں میں شامل ہیں:

1. **حضرت سید احمد حسین قادریؒ** – تہرٹھاہلی میں سکونت اختیار کی۔
2. **حضرت سید بدرالدین حسین قادریؒ** – جن کی صاحبزادی **سیدہ بی بی کلثومؒ** تھیں، جن کا نکاح حضرت سید احمد حسین قادریؒ کے فرزند سے ہوا۔

سیرت و تعلیمات

- آپ کی زندگی ذکر، عبادت، درویشی، اور خلقِ خدا کی خدمت سے عبارت تھی۔
- قرآن و سنت کی تعلیم عام کرنا آپ کا مشن تھا۔
- آپ مخلوقِ خدا کے لیے سایۂ رحمت تھے، اور آپ کے دربار سے ہزاروں لوگوں کو راہِ ہدایت نصیب ہوئی۔

دعائیہ کلمات

اللہ تعالیٰ حضرت درشن شاہ ولیؒ کے فیوض و برکات کو جاری و ساری رکھے، ان کی نسل کو سلامت رکھے، اور ہمیں بھی ان کے طریقِ ولایت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین یا رب العالمین۔

باب چہارم

سوانحِ حضرت سید احمد حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادی

(□□□□□□□ □□□□□□□□ □□□ □□□□□□□□□□□□ :□□□□□)

 نسب و خاندانی تعلق

حضرت سید احمد حسین قادریؒ، حضرت سید شرف الدین قادری المعروف درشن شاہ ولیؒ کے فرزندِ ارجمند تھے۔
آپ کا سلسلہ نسب **حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ** کے توسط سے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا تک پہنچتا ہے۔
آپ خاندانِ غلام قادری کے ان بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے دکن میں قادری سلسلہ کو مستحکم بنیادوں پر استوار کیا۔

 روحانی مقام و صفات

حضرت احمد حسین قادریؒ علم، حلم، زہد، درویشی اور خدمتِ خلق میں بے مثال تھے۔
آپ نے اپنے والدِ گرامی حضرت درشن شاہ ولیؒ کے روحانی فیض کو آگے بڑھایا اور لوگوں کو سلوک و طریقت کی تعلیم دی۔

سفر و اقامت

آپ نے کندگول سے ہجرت فرما کر **تہرٹھاہلی (ضلع شیموگہ)** کو اپنا مسکن بنایا، جہاں آپ نے ایک خانقاہ قائم کی جو آج بھی اہلِ دل کا مرکز ہے۔

اہلِ خانہ

آپ کی زوجہ محترمہ تھیں **سیدہ بی بی کلثوم قریشیہؒ**
جو حضرت سید بدرالدین حسین قادریؒ (درشن شاہ ولیؒ کے بھائی) کی اکلوتی بیٹی تھیں۔
یوں آپ کا نکاح اپنے چچا کی بیٹی سے ہوا — یہ نکاح خاندانی روحانی سلسلہ کو مستحکم رکھنے کے لیے خاص اہتمام سے ہوا۔

وصال و مدفن

- **وصال کی تاریخ:**
  آپ کا وصال **تقریباً ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء** کے قریب ہوا۔

مدفن:
آپ کی آخری آرامگاہ **تہرٹھاہلی** میں واقع ہے، جو آج بھی زائرین کے لیے مرکزِ فیض ہے۔ ہر سال آپ کی یاد میں عرس مبارک منعقد ہوتا ہے۔

کرامات و فیضان

- آپ کی دعاؤں سے بے شمار مریض شفایاب ہوئے، اور کئی افراد کو راہِ ہدایت ملی۔
- کہا جاتا ہے کہ آپ کی خاموش نگاہ ہی کسی کے دل میں انقلاب پیدا کر دیتی تھی۔
- کئی غیر مسلم افراد نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

اولاد و نسل

آپ کے دو جلیل القدر صاحبزادے تھے:

1. **حضرت سید دستگیر حسین قادریؒ** – جنہوں نے **برور (ضلع چکمنگلور)** کو اپنا مرکز بنایا۔
2. **حضرت سید میر حیات حسین قادریؒ** – جو بعد میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ **برور** اور پھر **ہبلی** میں مقیم ہوئے۔

آپ کی نسلِ پاک آج بھی **برور**، **ہبلی**، **چکمنگلور**، **اور دیگر مقامات** پر آباد ہے، اور روحانی فیضان کو عام کر رہی ہے۔

سیرت و تعلیمات

- آپ نے قرآن، حدیث، تصوف، اور اخلاقی تربیت کو اپنی خانقاہ میں لازمی قرار دیا۔
- آپ کے پاس آنے والے طلباء و فقراء کو علمِ باطن اور ظاہری ادب کی تعلیم دی جاتی تھی۔
- آپ کا سارا وقت یادِ الٰہی، خدمتِ مخلوق، اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ میں گزرتا تھا۔

دعائیہ کلمات

اللہ تعالیٰ حضرت سید احمد حسین قادریؒ کی قبر کو منور فرمائے، ان کے روحانی فیوض کو قیامت تک جاری رکھے، اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

باب پنجم

سوانحِ حضرت سید دستگیر حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادی

نسب و تعلق

حضرت سید دستگیر حسین قادریؒ، حضرت سید احمد حسین قادریؒ (مدفون تہرٹھاہلی) کے بڑے صاحبزادے اور **حضرت درشن شاہ ولیؒ** کے پوتے تھے۔
آپ کا سلسلہ نسب سلسلہ قادریہ کے عظیم پیشوا **حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ** سے متصل ہے۔

روحانی تربیت و فیض

آپ کو ابتدائی تربیت اپنے والدِ گرامی حضرت سید احمد حسین قادریؒ سے حاصل ہوئی۔
بچپن ہی سے عبادت، ذکر، اور خاموشی میں آپ کا دل لگتا تھا۔
اپنے والد کے وصال کے بعد آپ نے مکمل طور پر روحانی خدمت کا میدان سنبھالا۔

ہجرت و قیام

آپ نے تہرڈھاہلی سے ہجرت فرما کر **برور (ضلع چکمنگلور)** کو اپنا مسکن بنایا۔
یہ علاقہ اس وقت غیر آباد اور بنجر سا تھا، لیکن آپ کی آمد کے بعد وہاں روحانیت کا چراغ روشن ہوا۔

وصال و مدفن

- **وصال کی تاریخ:**
  سنہ وفات کا درست تعین ممکن نہیں، مگر یہ **۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء** کے آس پاس بیان کیا جاتا ہے۔
-
  مدفن:
  برور (ضلع چکمنگلور) میں آپ کا مزارِ مبارک ہے، جو مقامی و دور دراز کے زائرین کے لیے فیض کا مرکز ہے۔

زوجہ و اولاد

آپ کی زوجہ کا نام **سیدہ بی بی حلیمہ قادریہؒ** تھا، جو ایک نیک، باپردہ، اور باصفا خاتون تھیں۔

آپ کی نسلِ پاک میں نمایاں شخصیت تھے:

حضرت سید میر حیات حسین قادریؒ

- آپ حضرت سید دستگیر قادریؒ کے صاحبزادے تھے۔
- انہوں نے اپنے والد کے بعد روحانی نظام سنبھالا اور **برور** میں دینی و روحانی خدمات جاری رکھیں۔
- بعد ازاں ان کی اولاد میں سے کچھ افراد **ہبلی**، **چکمنگلور** اور دیگر مقامات پر منتقل ہوئے۔

صفات و اوصاف

- خاموش طبع، باوقار، اور مجذوبانہ شان کے حامل تھے۔
- کئی مرتبہ آپ کو حالتِ جذب میں بلند روحانی مقامات پر متمکن پایا گیا۔
- **"**فرمایا کرتے: **"باطن کی صفائی کے بغیر علم نافع نہیں بنتا**

کرامات و اثرات

- آپ کے ہاتھ پر کئی گمراہ افراد ہدایت پر آئے۔
- بیماریوں میں مبتلا لوگ دعا کے لیے حاضر ہوتے، اور شفا پاتے۔
- ایک مرتبہ شدید قحط میں دعا فرمائی، تو چند ہی دنوں میں بارشیں شروع ہو گئیں۔

نسلِ پاک

آپ کے ذریعہ نسلِ پاک میں کئی صالحین اور علمائے کرام پیدا ہوئے۔ جن میں نمایاں ہیں:

- **سید عباس حسین قادریؒ** – جنہوں نے بعد میں **برور** اور **ہبلی** میں سکونت اختیار کی۔

- **سید صبغت اللہ قادریؒ** – جو والد کے بعد روحانی انتظام سنبھالتے رہے۔

آپ کی نسل آج بھی **برور**، **چکمنگلور**، **ہبلی**، **اور بنگلور** میں پھیلی ہوئی ہے، اور خدمتِ دین و طریقت میں مصروف ہے۔

دعائیہ کلمات

اللہ کریم حضرت سید دستگیر حسین قادریؒ کی قبر کو نور سے بھر دے، اور ان کی نسل میں برکت و فیضان جاری رکھے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

باب ششم

سوانحِ حضرت سید میر حیات حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادی

نسب و تعلق

حضرت سید میر حیات حسین قادریؒ، حضرت سید دستگیر حسین قادریؒ کے فرزندِ ارجمند اور حضرت سید احمد حسین قادریؒ (تہرٹھاہلی) کے پوتے تھے۔
آپ کا سلسلہ نسب بھی تسلسل سے **حضرت غوث الاعظمؒ** تک پہنچتا ہے۔ آپ کا تعلق ایک روحانی خانوادے سے تھا جن کی نسل میں علم، تقویٰ اور خدمتِ خلق کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔

روحانی تربیت و علمی وراثت

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والدِ محترم سے حاصل کی۔
ذکر و شغل، اور خلوت نشینی آپ کے مزاج کا حصہ تھی۔
والد کے وصال کے بعد آپ نے ان کی روحانی نشست کو سنبھالا، اور
لوگوں کو راہِ ہدایت دکھانے لگے۔

اخلاق و مزاج

- نہایت متواضع، خاموش طبع، اور اللہ والے بزرگ تھے۔
- سادہ لباس، قناعت بھرا کھانا، اور کم گوئی آپ کی شناخت تھی۔
- کبھی کسی فقیر یا سائل کو خالی ہاتھ واپس نہ بھیجا۔

قیام و خدمات

آپ نے اپنے والد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے **برور** میں دین و طریقت کی
خدمت انجام دی۔
دور دراز کے علاقوں سے لوگ دعا اور روحانی رہنمائی کے لیے آپ کی
خانقاہ میں حاضر ہوتے تھے۔

وصال و مدفن

-

وصال:
سنِ وفات تقریباً **۱۳۵۸ھ / ۱۹۴۰ء** کے قریب بیان کیا جاتا ہے۔

 مدفن:
برور، ضلع چکمنگلور کے اسی خانقاہی احاطہ میں جہاں آپ کے والد مدفون ہیں۔

 زوجہ و اولاد

آپ کی زوجہ کا نام **سیدہ بی بی رحیم النساء قادریہؒ** تھا، جو تقویٰ و پرہیزگاری میں بےمثال تھیں۔

آپ کی اولاد میں نمایاں شخصیت تھے:

حضرت سید عباس حسین قادریؒ

- جنھوں نے بعد میں **برور** اور پھر **تاریکیرے** ہجرت کی۔
- ایک عالم باعمل، نرم خو اور صاحبِ کشف شخصیت کے مالک تھے۔

 نسلِ پاک

آپ کی نسل نے بعد میں برور سے نکل کر:

- **ہبلی**
- **چکمنگلور**
- **بنگلور**
- اور دیگر مقامات میں سکونت اختیار کی۔

آپ کی نسل میں موجود کئی افراد آج بھی **دین**، **طب**، **خدمتِ خلق اور روحانیت** کے میدان میں سرگرم ہیں۔

کرامات و فیضان

- آپ کی دعا سے کئی بیمار شفا یاب ہوئے۔
- مقامی زمیندار جو سخت مزاج تھا، آپ کی ایک نگاہ سے نرم دل بن گیا۔
- کئی بے اولاد افراد آپ سے دعا لے کر صاحبِ اولاد ہوئے۔

وارثانِ فیض

آپ کے بعد یہ فیض آپ کے صاحبزادے:

- **حضرت سید عباس حسین قادریؒ**
- **حضرت سید صبغت اللہ قادریؒ**

تک پہنچا، جنہوں نے مزید اسے وسعت دی۔

دعائیہ کلمات

اللہ تعالیٰ حضرت میر حیات حسین قادریؒ کے مرقد کو نور سے بھر دے، اور ان کے صدقہ میں ان کی نسل میں علم، فیض، محبت اور اخلاص قائم رکھے۔
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

باب ہفتم

سوانحِ حضرت سید عباس حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادیؒ

(□□□□ □□□ □□□□□□□□□ □□□ □□□□□ :□□□□
□□□□□□ □□□□□ :□□□□)

نسبِ عالیہ

حضرت سید عباس حسین قادریؒ، حضرت سید میر حیات حسین قادریؒ کے فرزندِ ارجمند، اور حضرت سید دستگیر حسین قادریؒ کے پوتے تھے۔
آپ کا سلسلہ نسب تسلسل سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جا ملتا ہے، اور حضرت غوث الاعظمؒ کے فرزندِ اکبر حضرت سید عبدالرزاقؒ کے توسط سے ہند تشریف لائے آباؤ اجداد کی اولاد میں سے تھے۔

روحانی ماحول و ابتدائی تربیت

آپ نے روحانی تربیت اپنے والدین اور بزرگوں کے زیر سایہ حاصل کی۔
ذکر، مراقبہ، درود، اور صدقِ باطن آپ کی شخصیت کے امتیازی اوصاف تھے۔
آپ نے برور میں قیام کے دوران کئی سادہ دلوں کو فیضیاب کیا، اور بعد ازاں تاریکیرے میں رہائش اختیار کی جہاں آپ کی روحانی تاثیر نمایاں ہوئی۔

اخلاق و سیرت

- نہایت خاموش مزاج، بردبار، اور متواضع شخصیت کے حامل بزرگ تھے۔
- محبتِ اہل بیت، سادگی، قناعت اور خدمتِ خلق آپ کی نمایاں صفات تھیں۔
- آپ کی صحبت میں بیٹھنے سے دلوں کو سکون اور آنکھوں کو اشک نصیب ہوتا تھا۔

ازدواجی زندگی

حضرت سید عباس حسین قادریؒ کے دو نکاح ہوئے تھے:

1. **سیدہ عزیز النساء قریشیہ قادریہؒ**
   - یہ نکاح خاندانِ قریشیہ کے معزز و روحانی گھرانے میں ہوا۔
   - نہایت باحیا، باعمل اور وفاشعار خاتون تھیں۔
2. **سیدہ قرشیدہ بیگم قادریہؒ**
   - یہ نکاح بھی ایک باوقار روحانی خانوادے میں انجام پایا۔
   - آپ بھی صاحبِ تقویٰ، باپردہ، اور صابرہ خاتون تھیں۔

اللہ تعالیٰ دونوں بزرگ خواتین کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اولادِ صالحہ

حضرت سید عباس قادریؒ کو اللہ نے کئی اولاد سے نوازا، جن میں خاص طور پر:

- **حضرت سید صبغت اللہ حسین قادریؒ**
  - جنہوں نے والد بزرگوار کے بعد سارا روحانی نظام سنبھالا
  - نہایت صاحبِ کمال، باعمل، اور فیض رسان شخصیت کے حامل تھے

(دیگر اولاد کے نام اگر آپ چاہیں تو شامل کیے جا سکتے ہیں)

وصال و مدفن

- **وصال:** تقریباً **۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء**
- **مدفن:** برور، ضلع چکمنگلور، کرناٹک، جہاں آپ کے والد اور برادران بھی مدفون ہیں۔

کرامات و روحانی اثرات

- آپ کی خاموش نگاہ میں جذب تھا۔
- کئی لوگ دور دراز سے شفا و دعاؤں کے لیے آتے۔
- جن کی حاجت بر آتی تو وہ صاحبِ کرامت کہہ کر دعائیں دیتے۔

فیضان کی وراثت

آپ کے بعد آپ کے فرزند **حضرت سید صبغت اللہ قادریؒ** نے اس روحانی نظام کو آگے بڑھایا۔

آپ کے پوتے، نواسے اور ان کی اولاد آج بھی کرناٹک، بالخصوص **ہبلی بورور، ہبلی اور بنگلور** میں موجود ہیں اور اس روحانی مشن کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

 دعائیہ کلمات

الٰہی! حضرت سید عباس حسین قادریؒ کے مرقد کو نور سے بھر دے،
ان کی دونوں زوجات کو جنت کی مکین بنا،
اور ان کی نسلوں میں دین و طریقت کا فیضان جاری و ساری رکھ،
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

 باب ہشتم

سوانحِ حضرت سید صبغت اللہ حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادیؒ

 نسبِ عالیہ و خاندانی پس منظر

حضرت سید صبغت اللہ حسین قادریؒ ایک جلیل القدر روحانی شخصیت،
صاحبِ علمِ لدنی اور خاندانی روحانیت کے امین تھے۔
آپ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے
ہوکر حضرت سید عبدالرزاقؒ اور پھر حضرت سید عبدالقادر عرف شاہ
قادریؒ، حضرت شرف الدین درشن شاہ ولیؒ کے ذریعے بیجاپور، کندگول،
تہرہ ہلی، برور اور ہبلی تک پہنچتا ہے۔

آپ کے والد **حضرت سید عباس حسین قادریؒ** اور والدہ محترمہ **سیدہ عزیز النساء قریشیہ قادریہؒ** تھیں، اور دوسری والدہ **سیدہ قرشیدہ بیگمؒ** تھیں۔

علم، روحانیت اور صفات

- آپ بچپن سے ہی ذکی، خاموش طبع، متین اور عابد و زاہد تھے۔
- علمِ لدنی" جیسا کہ آپ کے اہلِ خاندان بیان کرتے ہیں، آپ کے اندر" بچپن ہی سے ظاہری آثار کے ساتھ موجود تھا۔
- آپ کو **روحانی تشخیص، مراقبہ، خوابوں کی تعبیر، اور دعاؤں میں اثر** جیسی غیرمعمولی صفات حاصل تھیں۔

کردار و سیرت

- آپ نے والد محترم کی وفات کے بعد پورے خاندان کی کفالت سنبھالی۔
- بڑے بھائیوں، بہنوں اور اہلِ خاندان کے رشتے خود تلاش کیے، نکاح کروائے اور زندگی سنوارنے میں کردار ادا کیا۔
- آپ کی طبیعت میں خلوص، وفا، تحمل اور درویشی نمایاں طور پر موجود تھی۔

ازدواجی زندگی

آپ نے نکاح فرمایا **سیدہ رابعہ بصری قادریہؒ** بنت **حضرت سید محمد غوث قادری خاضیؒ** (سلسلہ غوث الاعظم کے خانوادے سے) کے ساتھ
یہ نکاح بھی ایک روحانی و علمی خانوادے میں انجام پایا۔

اولادِ صالحہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو آٹھ (8) اولاد سے نوازا، جن میں تین صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں شامل ہیں:

1. **سیدہ عزیز النساء حسینیہ قادریہ**
2. **سید حضرت عباس حسین قادری**
3. **سید حسن حسین (عرف: سید اثنین احمد قادری)**
4. **سیدہ ممیز النساء حسینیہ قادریہ**
5. **سید ہدایت اللہ حسین قادری**
6. **سیدہ نجیب النساء حسینیہ قادریہ**
7. **سیدہ نقیب النساء حسینیہ قادریہ**
8. **سیدہ عشرت افزا حسینیہ قادریہ**

یہ تمام اولاد صالحین و صالحات ہیں، اور اُن کی نسلیں آج بھی مختلف علاقوں میں روحانی کام، تعلیم، طب، خدمتِ خلق اور سلوک و طریقت کے میدان میں مصروفِ عمل ہیں۔

وصال و مدفن

- **تاریخ وصال:** 3 نومبر 1991ء (22 ربیع الثانی 1412ھ)
-
- **مدفن:** قدیم قبرستان، تاریکیرے ، ضلع چکمنگلور، کرناٹک (□□□ □□□□□□ □□□ □□□□□□□ □□ □□ □□□□□)

خصوصیات و روحانی فیضان

- آپ کی دعائیں شفا بخش اور بے حد مؤثر تھیں۔
- کئی مریض بغیر دوا کے آپ کے دم اور دعا سے شفایاب ہوئے۔
- آپ نے کبھی اپنا فیض ظاہر نہ کیا، بلکہ خاموشی سے خدمتِ خلق کرتے رہے۔

فیضان کا تسلسل

آپ کے بعد آپ کے صاحبزادگان خصوصاً
سید حسن حسین المعروف سید اثنین احمد قادری
نے آپ کی روحانی وراثت کو سنبھالا اور آج بھی آپ کے فیضان کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں۔

دعائیہ کلمات

الٰہی! حضرت سید صبغت اللہ قادریؒ کی قبر کو نور سے بھر دے،
ان کے صدقے ہماری نسلوں میں علم، حلم، اخلاص اور فیضان جاری رکھ،
اور ہمیں اُن کے سچے پیروکاروں میں شامل فرما،
آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

باب نہم

سوانح حضرت سید صادات سید حسن حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادی المدنی (عرف: سید اثنین احمد قادری)

(□ □□ □□□□□□ □□□□□□□□ □□□ □□□□□ □□□)

 نسبِ عالیہ و روحانی وراثت

حضرت سید حسن حسین قادری الحسنی الحسینی البغدادی المدنی، المعروف **سید اثنین احمد قادری**، خانوادۂ غوثِ اعظمؓ کے چشم و چراغ، باپ دادا کے روحانی فیضان کے امین، اور خدمتِ خلق و روحانی طبابت کے ممتاز نمائندہ ہیں۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے شروع ہو کر سید عبدالرزاقؒ، سید شاہ قادریؒ، درشن شاہ ولیؒ، اور بیجاپور، کندگول، تہرہ ہلی برور سے ہوتا ہوا **تاری تاریکرے** میں آپ کے والد محترم **حضرت سید صبغت اللہ قادریؒ** تک پہنچتا ہے۔

 علمی پس منظر و روحانی تعلیم

- آپ کو **علمِ لدنی** اور باطنی روحانی تشخیص کا فیضان اپنے والد محترم سے ورثے میں ملا۔
- آپ نے **آیوروید** میں طب کی باضابطہ تعلیم حاصل کی اور کئی سالوں سے خدمتِ خلق میں مشغول ہیں۔
- ساتھ ہی آپ کو **روحانی معالجہ**، یعنی بغیر کسی جسمانی معائنہ و دوا کے تشخیص و علاج کی صلاحیت حاصل ہے، جو کہ خالص اللہ تعالیٰ کی عطا اور اولیاء کرام کی نگاہِ کرم کا اثر ہے۔

طب و شفا کا میدان

- آپ مریضوں کی تکلیف کو **دور سے (فون پر یا تصور میں)** محسوس کرتے ہیں، تشخیص کرتے ہیں اور روحانی طریقے سے شفا یاب فرماتے ہیں۔
- کئی لاعلاج مریض آپ کے دم و دعا اور آیورویدک علاج سے شفا پا چکے ہیں۔
- آپ کا مطب صرف جسمانی علاج نہیں، بلکہ **روح و باطن کا بھی مرہم** ہے۔

اخلاق و سیرت

- خوش اخلاق، نرم مزاج، خاکسار، خادمِ ملت، صوفی طبیعت اور خاموشی سے خلقِ خدا کی خدمت میں مصروف رہنے والے۔
- آپ کی گفتگو میں وقار، عمل میں اخلاص اور طبیعت میں مروت ہے۔
- آپ کو دیکھنے والے آپ کی نسبت سے اپنے باطن میں روشنی محسوس کرتے ہیں۔

ازدواجی زندگی و اولاد

آپ نے نکاح فرمایا **سیدہ بی بی عائشہ قادریہؒ** بنت **سید عبداللہ پیرزادہؒ** سے، جو ایک دیندار، پردہ دار اور نیک نسب خاتون ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادگان و صاحبزادیاں عطا فرمائیں:

1. **سیدہ منیز بشریٰ حسینیہ قادریہ**
2. **سید عارف اویس حسین قادری**
3. **سیدہ زفرین بشریٰ حسینیہ قادریہ**

یہ سبھی اولاد آپ کی تربیت میں علمی، روحانی اور اخلاقی میدان میں آگے بڑھ رہی ہیں۔

مقامِ قیام

شہر: ہبلی، ضلع دھارواڑ، کرناٹک

یہی مقام آپ کی روحانی، طبی، خانوادگی اور تعلیمی سرگرمیوں کا مرکز

فیضان و خدمات ہے۔

- روحانی تشخیص و علاج۔
- آیورویدِ طب کی خدمت۔
- خانوادۂ قادریہ کی تاریخ کو محفوظ رکھنے کی کوشش۔
- سلسلہ قادریہ کے علوم کو نئی نسل تک پہنچانے میں سرگرم۔
- روحانی وظائف، دُعائیں، تعویذات، اور رہنمائی۔

بطور مؤلفِ کتاب

آپ اس کتاب **"شجرہ و سوانح حیاتِ خاندانِ غلام قادری"** کے بانی، محقق اور مرتب ہیں۔
یہ کارِ خیر آپ نے صرف خانوادے کی یاد تازہ کرنے کے لیے نہیں، بلکہ آئندہ نسلوں کو اپنی اصل سے جوڑنے اور فیضانِ اولیاء کو زندہ رکھنے کے لیے انجام دیا ہے۔

دعائیہ کلمات

الٰہی! اپنے محبوب بندے سید حسن حسین قادری پر اپنی خاص رحمت نازل فرما،
اُن کے علم و فیضان میں اضافہ فرما،
اُن کے ذریعے اور اُن کی نسل کے ذریعے تجھے پہچاننے والوں کی تعداد میں اضافہ فرما،
اور ان کے خلوص، اخلاص اور خدمت کو قبول فرما،
آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ